ماہِ رجب کے روزوں کی حقیقت اور فضیلت

مولانا مبین الرحمٰن

ماہِ رجب بہت ہی مبارک مہینہ ہے، اس میں دیگر عبادات کی طرح روزے رکھنے کی بھی بڑی فضیلت اور اہمیت ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

ماہِ رجب حُرمت والا مہینہ ہے:

ماہِ رجب اُن چار بابرکت مہینوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بناتے وقت ہی سے بڑی عظمت، احترام اور فضیلت عطا فرمائی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

''اَشْھُرُ الْحُرُم''، ''حرمت والے مہینے'' کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ مہینوں میں سے چار مہینوں کو عظمت اور حرمت عطا فرمائی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ التوبہ میں فرماتے ہیں:

''إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔'' (التوبۃ:۳۶)

ترجمہ: ''حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے، جو اللہ کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) کے مطابق اُس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا، ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ یہی دین (کا) سیدھا (تقاضا) ہے۔''

اس آیتِ مبارکہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ قمری اسلامی سال کے بارہ مہینے اللہ تعالیٰ نے خود مقرر فرمائے ہیں، جس سے قمری اسلامی سال اور اس کے مہینوں کی قدر و قیمت اور اہمیت بخوبی

واضح ہوتی ہے۔ اسی طرح اس سے معلوم ہوا کہ ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت، عظمت اور احترام والے ہیں، ان کو ''اَشْھُرُ الْحُرُم''، ''حرمت والے مہینے'' کہا جاتا ہے۔ یہ مضمون متعدد احادیث میں آیا ہے جس سے ان چار مہینوں کی تعیین بھی واضح ہوجاتی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

''عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا: اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ۔''

''زمانہ اب اپنی اُسی ہیئت اور شکل میں واپس آ گیا ہے جو اُس وقت تھی جب اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا تھا (اس ارشاد سے مشرکین کے ایک غلط نظریے اور طرزِ عمل کی تردید مقصود ہے، جس کا ذکر اسی سورتِ توبہ آیت نمبر: ۳۷ میں موجود ہے) سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، ان میں سے چار مہینے حُرمت (عظمت اور احترام) والے ہیں، تین تو مسلسل ہیں یعنی: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، اور چوتھا مہینہ رجب کا ہے جو کہ جُمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے۔''

''اَشْھُرُ الْحُرُم''، ''حرمت والے مہینے'' کی فضیلت کا نتیجہ اور اس کا تقاضا:

ان چار مہینوں (یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) کی عزت وعظمت اور احترام کی بدولت ان میں ادا کی جانے والی عبادات کے اجر وثواب میں اضافہ ہوتا ہے، جبکہ گناہوں کے وبال اور عذاب میں بھی زیادتی ہوتی ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان مہینوں میں عبادات کی ادائیگی اور گناہوں سے بچنے کا بخوبی اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرات اہلِ علم فرماتے ہیں کہ جو شخص ان چار مہینوں میں عبادت کا اہتمام کرتا ہے، اس کو سال کے باقی مہینوں میں بھی عبادات کی توفیق ہوجاتی ہے، اور جو شخص ان مہینوں میں گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے تو سال کے باقی مہینوں میں بھی اسے گناہوں سے بچنے کی توفیق ہوتی ہے۔ (احکام القرآن للجصاصؒ، سورۃ التوبہ، آیت: ۳۶۔ معارف القرآن، سورۃ التوبہ، آیت: ۳۶)

ماہِ رجب المُرجَّب کی فضیلت کا تقاضا:

ان چار حرمت اور عظمت والے مہینوں میں سے چوں کہ رجب کا مہینہ بھی ہے، اس لیے اس کی عزت واحترام کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اس مہینے میں عبادات کی طرف بھرپور توجہ دی جائے اور

گناہوں سے بچنے کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ ماہِ رجب میں عبادات کے اہتمام کی ترغیب سے اس ماہ میں روزے رکھنے کی بھی فضیلت معلوم ہوجاتی ہے، کیوں کہ یہ بھی عمومی عبادات میں سے ہے۔

’’اَشْھُرُ الْحُرُم‘‘، ’’حرمت والے مہینے‘‘ میں روزے رکھنے کی ترغیب:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے فرمایا کہ: ’’ماہِ رمضان کے روزے رکھو اور ہر مہینے میں ایک دن کا روزہ رکھا کرو۔ اس صحابیؓ نے عرض کیا کہ میرے لیے روزوں میں مزید اضافہ فرمایئے، کیوں کہ مجھ میں روزے رکھنے کی طاقت ہے، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ہر مہینے میں دو دن روزہ رکھ لیا کرو۔ اس صحابیؓ نے پھر عرض کیا کہ میرے لیے روزوں میں مزید اضافہ فرمایئے، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو۔ اس صحابیؓ نے پھر عرض کیا کہ: میرے لیے روزوں میں مزید اضافہ فرمایئے، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’اَشْھُرُ الْحُرُم‘‘، ’’حرمت والے مہینے‘‘ میں روزہ رکھ لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ فرمایا، ان کو ساتھ ملایا پھر چھوڑ دیا، (یعنی کہ ان مہینوں میں تین دن روزے رکھو، پھر تین دن ناغہ کرو اور اسی طرح کرتے رہو۔)‘‘ (سنن أبی داؤد)

بعض صحابہ کرامؓ وتابعین عظامؒ سے ’’اَشْھُرُ الْحُرُم‘‘، ’’حرمت والے مہینے‘‘ میں روزے رکھنے کا ثبوت:

۱:- حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ’’اَشْھُرُ الْحُرُم‘‘، ’’حرمت والے مہینے‘‘ میں روزے رکھا کرتے تھے۔ (مصنف عبد الرزاق)

حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ’’اَشْھُرُ الْحُرُم‘‘، ’’حرمت والے مہینے‘‘ میں روزے رکھا کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

چوں کہ ’’اَشْھُرُ الْحُرُم‘‘، ’’حرمت والے مہینے‘‘ میں ماہِ رجب بھی داخل ہے، اس لیے ان روایات سے ماہِ رجب میں بھی روزے رکھنے کی ترغیب معلوم ہوجاتی ہے۔

ماہِ رجب میں روزے رکھنے سے متعلق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (ماہِ رجب میں) روزے رکھا کرتے تھے، حتیٰ کہ ہم سمجھتے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ناغہ نہیں فرمائیں گے، اور (ماہِ رجب میں) روزے نہ رکھتے، حتیٰ کہ ہم سمجھتے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم روزے نہیں رکھیں گے۔ (صحیح مسلم)

حاصلِ کلام:

ماقبل کی تفصیل سے درج ذیل باتیں معلوم ہو جاتی ہیں:

۱:- ماہِ رجب چوں کہ ’’اَشْھُرُ الْحُرُم‘‘ یعنی حرمت والے مہینوں میں سے ہے، اس لیے اس میں دیگر عبادات کی طرح روزے رکھنے کی بھی فضیلت ہے۔

۲:- ماہِ رجب ’’اَشْھُرُ الْحُرُم‘‘ میں سے ہے اور ’’اَشْھُرُ الْحُرُم‘‘ میں روزے رکھنے کی ترغیب حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

۳:- ’’اَشْھُرُ الْحُرُم‘‘ میں روزے رکھنے کا ثبوت بعض صحابہ کرامؓ اور بعض تابعین عظامؒ سے بھی ہے۔

۴:- ماہِ رجب میں روزے رکھنے کا ثبوت حضور اقدس ﷺ سے بھی ہے۔

معلوم ہوا کہ ماہِ رجب میں روزے رکھنا ممنوع یا مکروہ نہیں، بلکہ روایات سے ثابت ہونے اور حرمت والا مہینہ ہونے کی وجہ سے مستحب ہے، اس لیے رجب کے پورے مہینے میں کسی بھی دن روزہ رکھا جا سکتا ہے، عمومی طور پر ہر دن کے روزے کی فضیلت ہے، چنانچہ ہر شخص اپنی وسعت وطاقت کے مطابق پورے مہینے میں جتنے بھی چاہے روزے رکھ سکتا ہے۔ ساتھ میں یہ بات بھی واضح رہے کہ رجب میں روزے رکھنا زیادہ سے زیادہ مستحب عمل ہے، اس لیے اس کو ضروری سمجھنا اور اس معاملے میں حدود سے تجاوز کرنا ناجائز ہے۔

ماہِ رجب کی کسی مخصوص تاریخ کے روزے کی فضیلت ثابت نہیں:

یہاں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ روزے رکھنے کے لیے رجب کا پورا مہینہ ہی فضیلت والا ہے، البتہ اس مہینے میں روزہ رکھنے کے لیے کوئی خاص دن مقرر نہیں، اور نہ ہی معتبر احادیث سے ماہِ رجب کے کسی خاص دن کے روزے کی فضیلت ثابت ہے۔

امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ’’تبيين العجب بما ورد في شهر رجب‘‘ کے نام سے ایک بہترین کتاب تحریر فرمائی ہے، جس میں انھوں نے ماہِ رجب سے متعلق لوگوں میں رائج مَن گھڑت، بے بنیاد اور غیر معتبر روایات اور فضائل کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور مروّجہ روایات کی تفصیلی تحقیق فرمائی ہے، جس میں انھوں نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے کہ ماہِ رجب کے کسی بھی دن کے روزے سے متعلق مخصوص فضائل ثابت نہیں، اور لوگوں میں جو فضائل رائج ہیں، وہ سب مَن گھڑت اور غیر معتبر ہیں، تفصیلات کے لیے مذکورہ کتاب ملاحظہ فرمائیں، یہاں اس کتاب سے مختصر عبارت ذکر کی

جا رہی ہے:

’’لم یرد في فضل شهر رجب، ولا في صیامه، ولا في صیام شيء منه معین، ولا في قیام لیلة مخصوصة فیه حدیث صحیح یصلح للحجة.‘‘

اس لیے جو لوگ ماہِ رجب کی پہلی، دوسری، تیسری، ستائیسویں یا کسی اور تاریخ کو روزے کے لیے خاص کر کے اس کے لیے اپنی طرف سے فضائل بیان کرتے ہیں، وہ واضح غلطی کا شکار ہیں، ایسی تمام روایات غیر معتبر اور بے بنیاد ہیں، اس لیے ان روایات کو درست سمجھنا، ان کی بنیاد پر روزے رکھنا اور ان کو آگے پھیلانا ہرگز درست نہیں۔

ماہِ رجب کے روزوں سے متعلق چند غلط فہمیاں:

یہاں اس غلط فہمی کا ازالہ مقصود ہے کہ بعض روایات سے ماہِ رجب میں روزے رکھنے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے، حتیٰ کہ بعض صحابہ کرامؓ اس پر نکیر بھی فرماتے تھے، تو اس حوالے سے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ یہ ممانعت علی الاطلاق نہیں، بلکہ اس صورت میں ہے کہ:

۱:- جب ماہِ رجب کے روزوں کو حد سے زیادہ اہمیت دی جائے اور ان کو لازم سمجھا جائے۔

۲:- یا ماہِ رجب کی تعظیم میں غُلو سے کام لیا جائے اور اسی نیت سے روزے رکھے جائیں، جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں اس مہینے کی تعظیم میں حد سے تجاوز کیا جاتا تھا۔

۳:- یا ماہِ رجب یا اس کے مخصوص ایام میں روزے رکھنے کی مَن گھڑت فضیلت بیان کی جائے۔

۴:- یا ان روزوں کو رمضان اور عید کی طرح اہمیت دی جائے۔

ظاہر ہے کہ یہ تمام باتیں غیر شرعی ہیں، اس لیے ان غیر شرعی مقاصد، نظریات اور جذبات کی بنیاد پر رجب کے روزے رکھنا ہی ممنوع ہے، البتہ اگر مذکورہ خرابیوں سے اجتناب کرتے ہوئے ماہِ رجب میں نفلی روزے رکھے جائیں تو وہ درست بلکہ مستحب ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

’’اَلْمَرْغُوْبَاتُ مِنَ الصِّیَامِ اَنْوَاعٌ: اَوَّلُهَا: صَوْمُ الْمُحَرَّمِ، وَالثَّانِيْ: صَوْمُ رَجَب، وَالثَّالِثُ: صَوْمُ شَعْبَانَ وَصَوْمُ عَاشُوْرَاء.‘‘ (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصوم)

ستائیس رجب (شبِ معراج) کے روزے کی حقیقت:

ماہِ رجب میں بہت سے لوگ ستائیس رجب کے روزے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں، اس کو ہزاری کا روزہ کہتے ہیں اور اس کے مَن گھڑت فضائل بھی بیان کرتے ہیں، واضح رہے کہ ماہِ رجب کی ۲۷ر تاریخ کو روزہ رکھنے کی خاص فضیلت معتبر احادیث سے ثابت نہیں، اس لیے ان غیر معتبر فضائل کی

بنیاد پر اس دن روزہ رکھنا درست نہیں، البتہ چوں کہ یہ ۲۷ رتاریخ ماہِ رجب کے عام دنوں کی طرح ایک دن ہے، اس لیے ان بے بنیاد اور مَن گھڑت باتوں سے بچتے ہوئے اگر کوئی شخص اس کو رجب کی عام تاریخ سمجھتے ہوئے اس دن نفلی روزہ رکھ لیتا ہے تو یہ جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ ذیل میں چند فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں:

۱:۔''ماہِ رجب میں تواریخِ مذکورہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت پر بعض روایات وارد ہوئی ہیں، لیکن وہ روایات محدثین کے نزدیک درجۂ صحت کو نہیں پہنچیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ماثبت بالسنة'' میں ذکر کیا ہے، بعض بہت ضعیف ہیں اور بعض موضوع ہیں۔''

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۳،ص:۲۸۱)

۲:۔''ستائیسویں رجب کے بارے میں جو روایات آئی ہیں وہ موضوع اور ضعیف ہیں، صحیح اور قابلِ اعتماد نہیں، لہٰذا ستائیسویں رجب کا روزہ عاشوراء کی طرح مسنون سمجھ کر ہزار روزوں کا ثواب ملے گا، اس اعتقاد سے رکھنا ممنوع ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ستائیسویں رجب کا روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔'' (فتاویٰ رحیمیہ، ج:۷،ص:۲۷۴)

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....